رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر: قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ: دو روپے آٹھ آنے

نمبر ۱۱ | یکم جون ۱۹۲۹ء | ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۴۷ھ | جلد ۳

نعت سیدِ مدنی

(مرسلہ فاطمہ بیگم رفعت بنت مولوی محمد سعد الدین صاحب کشمیری مرحوم)

ہے عجب واہ! تیری شان مدینے والے
ترے صدقے ترے قربان مدینے والے

بڑھ گئی تجھ سے زبان عربی کی تاثیر
تجھ پہ نازل ہوا قرآن مدینے والے

ہند میں رہ کے پڑھا کرتے ہیں تیرا کلمہ
تجھ پہ ہم لاتے ہیں ایمان مدینے والے

کام بن جائیگا اس نام سے اپنا اک دن
ہے ترے نام کی گردان مدینے والے

اہل کعبہ تو ہے دشمن اسلام اکثر
سچے مومن ہیں مسلمان مدینے والے

کچھ خبر بھی ہے تجھے گھر سے ہے بے گھر مسلم
بستیاں ہو گئیں ویران مدینے والے

گت بنائی ہے زمانے نے کچھ ایسی ان کی
ساز باقی ہے نہ سامان مدینے والے

جن سے دل قیصر و کسریٰ کے دہل جاتے ہوں
پھر ہوں جاری وہی فرمان مدینے والے

پھر زمانے میں ہو اسلام کی شوکت کا ظہور
پھر سے ہو جائے وہی شان مدینے والے

روز و شب ہند میں رہتی ہے یہ رفعت تجھ کو
اس کی مشکل بھی ہو آسان مدینے والے

رپورٹ ماہواری

جلسہ نمبر ۲ لجنہ اماء اللہ احمدیہ قادیان دارالامان

زیر اہتمام افسر جلسہ مراد خاتون صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب مرحوم منعقد ہوا۔ لجنہ اماء اللہ کا دوسرا جلسہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ دارالفضل میں مکان دارالسعید میں پونے پانچ بجے دن کے زیر صدارت محترمہ ام داؤد صاحبہ ایک وسیع خیمہ کے نیچے کارروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم محمودہ خاتون صاحبہ نے کی۔ ڈولی مکھی نے درثمین کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ اُستانی فاطمہ بیگم مڈل سکول نے تربیت اولاد دین الدین کا اثر۔ پر اور سعیدہ بیگم خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے اپنا مضمون زندہ مذہب کی شناخت پر سُنایا اس کے بعد اہلیہ پیر منظور قیوم صاحب مرحوم نے کچھ نماز کے متعلق تقریر کی پھر بی بی عائشہ اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب نے اپنا مضمون نماز کے متعلق پڑھا۔ پھر محترمہ سعیدہ صادق اہلیہ صاحبزادہ مولوی عبدالسلام صاحب نے اپنا مضمون خلافت اور اس کی برکات پر اعلیٰ پیرایہ میں سُنایا۔ اس کے بعد اُستانی امۃ الرحیم صاحبہ معلمہ گرلز سکول نے خانہ داری کے متعلق مضمون پڑھ کر سُنایا۔ پھر زبیدہ بیگم بنت خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب نے اسلام اور دیگر مذاہب پر اپنا مضمون سُنایا۔ پھر محترمہ ام طاہر احمد صاحبہ نے آداب مجلس پر اپنا مضمون پڑھ کر سُنایا۔ مجھے نہایت ہی مسرت ہوئی۔ کہ اس جلسہ میں

حضرت اُم المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ نے بڑی مہربانی کے ساتھ شریک جلسہ ہو کر لجنہ اماء اللہ کی حوصلہ افزائی فرما کر شرف عزت بخشا۔ اور حضور نے ایک بڑی لمبی دعا فرمانے کے بعد جلسہ برخاست کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ٭

خاکسار مریم۔ قائمقام سیکریٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

(نوٹ) لجنہ کے باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس دارالمسیح میں ہوتے ہیں۔ محلوں میں ماہواری جلسے شروع کئے گئے ہیں۔ پہلی رپورٹ میں اجلاس شاید غلطی سے لکھا گیا۔ یہ جلسے ہیں۔ اجلاس نہیں ٭

KHILAFAT LIBRARY

محترمہ مس ہدایت بٹ کو لجنہ کی طرف سے ٹی پارٹی

مس ہدایت بٹ کو لجنہ اماء اللہ نے ۲۳ مئی ساڑھے پانچ بجے دن کے بر مکان میاں بشیر احمد صاحب ایک پر تکلف ٹی پارٹی دی۔ مس بٹ صاحبہ ٹھیک وقت پر تشریف لائیں۔ اراکین لجنہ نے بڑے تپاک سے اپنی مغربی بہن سے ملاقاتی مصافحے کئے۔ تلاوت قرآن کریم محمودہ خاتون نے کی۔ اور انگریزی ایڈریس پیش کردہ لجنہ اماء اللہ۔ سعیدہ رشیدہ بیگم بنت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے پڑھا پھر محترمہ مس صاحبہ نے اس کا جواب دیا۔ جس کا ترجمہ مکرمنا جناب مفتی صاحب نے کیا۔ جس سے ہمیں پتہ لگا۔ کہ ہماری پیاری بہن مس ہدایت بٹ صاحبہ کو احمدیت کے ساتھ کس قدر اخلاص اور ہمارے ساتھ کس قدر محبت ہے۔ شکریہ ادا کرنے کے بعد دعا ہوئی۔ دعا کرنے کے بعد ممبرات نے اپنی بہن کو بڑی محبت سے رخصت کیا۔ خاکسار سیکریٹری لجنہ اماء اللہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم جون ۱۹۲۹ء

عورت کا مقام بنی نوع انسان میں

LIBRARY

آج یورپین اور ایشیاٹک قومیں نسائیات کے مسئلہ میں افراط وتفریط کے انتہائی کناروں پر کھڑی ہیں۔ تہذیب و تمدن کا دعویدار یورپ۔ ان کی ترقی کے خیال میں اس بات کو محو کر چکا ہے۔ کہ جہاں وہ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ وہاں وہ صفات حمیدہ بھی ان سے رخصت ہو رہی ہیں۔ جو کہ عورت کا زیور ہیں۔ اور جہاں وہ جہالت کی ظلمت سے نکل رہی ہیں وہیں بے جا آزادی کی تاریکی میں پھنس رہی ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت مائل بہ پستی ہے۔ جو وقت پہلے گھر کے کاموں میں صرف کرتی تھیں۔ اور اولاد کی تربیت میں گذرتا تھا۔ اب اپنی ذات کی زیبائش و آرائش میں بسر ہوتا ہے ٭

اور ان کاموں میں خرچ ہوتا ہے۔ جو یقیناً ان کے کرنے کے نہیں۔ اس نے عورت کے مشاغل حیات کو بالکل بدل ڈالا ہے۔ قدامت پسند ایشیا ان کو گھر کی چار دیواری کا قیدی دنیا سے بے خبر حیوان نما انسان رکھنا چاہتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا۔ کہ وہ دنیا کے حالات کو دیکھے۔ اس کے انقلابات کا مشاہدہ کرے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کی ترقی کے حقیقی گر اور عظمت کے پوشیدہ راز کو ظاہر کیا جائے۔ یعنی عورت کے سامنے اس کے فرائض و وظائف پیش کئے جائیں ٭

عورتوں کو یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ اگر خدا نے ان کی جنس کو مرد کی جنس سے مختلف و متغائر بنایا ہے۔ تو یقیناً اس کا مقصود یہ ظاہر کرنا بھی تھا کہ عورت کے فرائض مختلف ہیں۔ مردوں کے فرائض سے ورنہ اس تفریق جنس کی کیا ضرورت تھی ٭

تو پس اے میری بہنو! ہماری زندگی کا اولین فرض حیات منزلی کے احترام کو قائم رکھنا اور تربیت اولاد کے صحیح فطرتی اصول پر کاربند ہونا ہے

اعلیٰ تربیت ہی کی بدولت قوم کے فرزند اس قابل ہونگے کہ وہ دنیا میں کوئی کام کریں۔ اور اپنے ترقی و تنزل کے مسئلہ پر غور کر سکیں۔ تربیت ہی اس بات کی ضامن ہے کہ قوم کا مستقبل شاندار ہو۔ اور نظام عالم میں امن و سکون پیدا ہو جاوے۔ یا پھر بری تربیت یا تربیت سے غفلت کا بھیانک انجام ظاہر ہو۔ کائنات کا شیرازہ منتشر و پراگندہ اور قوم تباہ برباد ہو کر رہ جائے۔ یہی وہ تنہا صفت ہے۔ جو عورت کو مردوں سے ممتاز کر سکتی ہے۔ چاہیئے کہ اس کا گھر تہذیب کی آغوش تمدن کا حقیقی گہوارہ ثابت ہو۔ اور معاشری نظام جس کی وہ بانی تھی۔ اب اس سے غفلت برت کر اس کی پراگندگی کا موجب نہ بنے ٭

عورت کا یہ فرض اس قدر اہم اور ضروری ہے کہ دنیا کو ہمیشہ اس کی ضرورت تھی۔ ہے اور رہے گی۔ [illegible]

اپنے اس حقیقی فرض سے منحرف ہو جانا نظام عالم کا مضطرب ہو جانا ہے ٭

یہ وہ کام ہے۔ اگر وہ کرنا چاہے تو اس کے انتظام سے کبھی فرصت نہیں پا سکتی۔ اے میری بہنو! عورت کی قلبی مسرت عالم کے حقیقی ارتقاء کے لئے تربیت اطفال ہی ایک یقینی ذریعہ ہے۔ دوسرا اہم فرض تبلیغ دین ہے۔ جو ہماری روحانی اور جسمانی ترقیات کا ایک حد تک کفیل ہے۔ تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ گذشتہ ہوئے وقتوں میں عورت تبلیغ دین کے کام کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیتی رہی ہے۔ معتقدات مذہبی کی نشر و اشاعت میں اس کا بہت بڑا حصہ ہوتا تھا۔ مگر آج ہم اپنے اس حقیقی فرض کو بھی بھول چکی ہیں۔ یا کم از کم اپنے اندر اس کے کرنے کی اہلیت نہیں پیدا کر سکیں ٭

پس ضرورت ہے۔ کہ ہم اس طرف بھی متوجہ ہوں۔ اپنے اس کام کو بھی پہچانیں۔ اور پھر اس وظیفہ کو سرانجام دینے کی کوشش میں منہمک ہو جائیں ٭

اس فریضہ میں مرد بھی شریک ہیں۔ لیکن عورت کی تبلیغ میں ایک خصوصیت ہے۔ عورت کا حلقہ اثر وہ ہے جہاں مرد نہیں پہنچ سکتے۔ قوم پلتی ہے عورت کی گود میں۔ وہ نشأت انسانی کا منبع ہے۔ جو اثر بچپن میں بیٹھ جاتے وہ آخر تک رہتا ہے ٭

تو پس عورتوں کی تبلیغ ایک کامیاب ذریعہ ہے اگلی نسل کو نور ایمان سے منور کر دینے کا دین حق کی نشر و اشاعت کا ظلمت و گمراہی میں بھٹکنے سے بچانے کا۔ آؤ میری بہنو! ہم اس طرف متوجہ ہوں۔ اپنی روحانی حالت کو سنواریں۔ اپنے اس فرض کو پہچانیں۔ اپنے علم کو اپنے اوقات کو خدا کی راہ میں بہتر سے بہتر طریق کے ساتھ صرف کر دینے کی اہلیت پیدا کریں ٭

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

سعیدہ صادق۔ اہلیہ مولوی عبدالسلام عمر۔ قادیان

KHILAFAT LIBRARY

تربیت اولاد

اولاد اور والدین کا تعلق

اسکی اہمیت بچہ اور والدین کا تعلق بہت گہرا اور نازک ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ زمانہ آزادی کا ہوتا ہے، اس لئے والدین کو چاہیئے۔ کہ اس تعلق کو عقل سے نباہیں۔ نہ کہ جذبات سے متاثر ہو کر کام لیں۔ اس تعلق کے نباہنے کے متعلق کوئی خاص فائدہ نہیں ہے۔ جیسا موقع ہو ویسا کرنا چاہیئے۔ اگر بچے اپنے حالات کو بدل لیں۔ تو والدین کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے طرز و طریق کو بدل لیں۔ بچہ کے عادات اور اخلاق گرد و پیش کے حالات سے متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جوں جوں بچہ کے جذبات اور عقل نشو و نما پاتے ہیں۔ حالات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ اس وقت والدین کے لئے نئی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ ان مشکلات کا مقابلہ کریں۔ جو اس پر حقیقتاً موجود ہوں۔ نہ کہ جیسی امید ہو کہ بچہ اس طرح کرے ٭

عام اصول بچہ کا فطرتی میلان ابتداء میں زندگی کے بقا کی طرف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچہ

ہر چیز سے غذا حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جو چیز دیکھے منہ میں ڈالتا ہے۔ خواہ وہ خوراک ہو یا کوئی اور مضر چیز۔ بچہ میں فطرتی جذبہ بائولاجیکل ضرورت کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس لئے بچہ میں اچھی چیزوں کی کشش اور بُری چیزوں سے نفرت قدرتاً ہوتی ہے۔ اس کے لئے علم اور تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بچہ پہلے اپنی نفسانی ضروریات اور آرام حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ان ضروریات کا اظہار پہلے چند ماہ چلانے سے کرتا ہے۔ اور بعد میں آواز میں تبدیلی کر لیتا ہے۔ چنانچہ ماں تجربہ سے معلوم کر لیتی ہے۔ کہ یہ آواز بھوک کی ہے یا خوف کی۔ ماں بچہ کی ضروریات مہیا کرنے اور اس کے آرام کا بہت خیال رکھتی ہے۔ ماں کی یہی کوشش ہوتی ہے۔ کہ بچہ کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ بچہ کو سب سے پہلے ماں کے اس آرام دینے کا احساس ہوتا ہے۔ اس آرام کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ اس خدمت کا لینا اپنا لازمی حق سمجھتا ہے۔ کوئی احسان نہیں مانتا۔ اور پھر جب ان لوازمات میں کمی دیکھتا ہے۔ تو فوراً ناراضگی کا اظہار شروع کر دیتا ہے۔ چونکہ ماں بھی اس میں مسرت اور کچھ مزہ محسوس کرتی ہے۔ اس لئے وہ بوجھ جو بچہ کو خود اٹھانا چاہیئے۔ وہ اکثر دفعہ آپ اٹھاتی ہے۔ یہ سب کچھ موقع و محل پر ہو۔ لیکن بعد میں بچہ کی مکمل احتیاج کم کرتے جانا چاہیئے۔ جب بچہ ایک سال کا ہو جائے۔ تو اس کے دودھ چھڑانے کے ساتھ ہی دوسری احتیاجیں بھی آہستہ آہستہ کم کرتے جاؤ۔ اور بچہ کو بہت جلد خود حفاظتی اور خودداری کا احساس ہونے دینا چاہیئے۔ اور ہر موقع پر اس کو نئی امنگوں اور آرزوؤں کو پورا کرنے دو۔ مگر ان طاقتوں کی

بچوں کی ذہنی اور جسمانی ارتقا میں سوسائٹی کا اثر

نشو و نما کے لئے گھر کی چار دیواری یا ماں کی گود نہیں ہے۔ بلکہ گھر سے باہر اپنے ہم عمروں کی صحبت ہے، اس کے علاوہ بہن بھائیوں کو بھی اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ پھر بعد میں جب پڑھائی کے قابل ہو۔ تو اس وقت اُستاد اور اسکول کا کام اس کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائیں۔ غرضیکہ انواع و اقسام کے اشغال اس کے لئے مہیا کرنے چاہیئے۔ تاکہ اس کا نقطہ نگاہ وسیع ہو اور آئندہ ہر قسم کے حالات غمی و خوشی، راحت اور کامیابی اور ناکامی ان سب کا مقابلہ کر سکے۔ چنانچہ والدین کو تجربہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور اس کی بچپن کی خواہش کو ڈھالنا اور دبانا ضروری ہے۔ مثلاً اگر بچہ میں خود غرضی ہو۔ یا دوسروں کا خیال نہ رکھے۔ چونکہ بچپن میں یہ باتیں بچہ پر غالب ہوتی ہیں۔ اگر بعد میں ان عادات کی آہستہ آہستہ اصلاح نہ کی جائے۔ تو بڑے ہو کر یہ عادات مضر ہونگی بعض دفعہ والدین میں اپنے پہلے تجربہ کی وجہ سے ایسی عادات راسخ ہو جاتی ہیں۔ جو محض جذبات سے رنگین ہوتی ہیں۔ جن کا بڑا اثر بچہ کی تربیت پر پڑتا ہے۔ مثلاً جو باپ خود کالج کی تعلیم سے محروم رہ گیا ہو۔ وہ خاص طور پر بچہ کو کالج میں داخل کرانے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ اس کی دیرینہ خواہش کو پورا کر سکے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض بچوں کا طبعی میلان اس طرف نہ ہو۔ بلکہ وہ کسی اور فن کے لائق ہوں۔ اس لئے بچہ والدین کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے بعض دفعہ گریز کرتا ہے پھر وہ والدین جن کی تربیت اور نگرانی بچپن میں سختی کے ساتھ کی گئی ہو۔ بعض دفعہ ایسے والدین کے دل میں انتقام کی

KHILAFAT LIBRARY

اہمیت بالکل نہیں ہوتی۔ اس کے متعلق ان کے دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور بچہ کی تربیت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر اگر کسی شخص کی اپنی بیوی متعدی مرض سے فوت ہو گئی ہو۔ تو وہ بچہ کو بھی باہر جانے سے روکتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس کی والدہ کو بھی باہر سے بیماری لگ گئی تھی۔ ایسا نہ ہو۔ کہ اس کو بھی ایسی بیماری لگ جائے اس لئے سخت نگرانی کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ میں بہت سے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ بعد میں اپنے ہم عمروں کا مقابلہ اور ان سے تعاون نہیں کر سکتا۔ ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ والدین کے وہ تجربات جو مختلف جذبات سے انگیختہ ہوں۔ کس طرح بچہ کی تربیت میں غالب ہوتے ہیں۔ بعض والدین کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ ہماری ناکامی اور حسرتوں اور امنگوں کو ہمارا بچہ پورا کرے۔ چونکہ بعض دفعہ یہ باتیں بچہ کے طبعی میلان کے خلاف ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ بغاوت کرتا ہے۔ اور اس کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے ؂

تربیت کا غلط اصول

بعض والدین کا یہ اصول ہوتا ہے کہ اپنے بچہ کی بات کو فخر سے بیان کرتے ہیں کہ میرا بچہ بغیر میرے کچھ نہیں کرتا۔ حالانکہ ہر ایک کام اس بچہ کا ماں خود کرتی ہے حتیٰ کہ کھانا پلانا۔ آدھی رات کے وقت اگر یونہی آواز نکالے تو فوراً ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ جب بڑا ہونے پر اسکول جائے تو ساتھ خود چھوڑنے کے لئے جاتی ہے۔ خود ہی ساتھ لاتی ہے استاد کے ساتھ جھگڑے کی بات ہو۔ تو بچہ کی تائید میں ہمدردی کرتی ہے۔ دوسرے بچوں سے لڑے۔ تو خود اس لڑائی کا مقابلہ کرتی۔ اور جواب دیتی ہے۔ غرضکہ ہر طرح محبت و خاطرداری کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لڑکی تو اپنے ہاتھ سے خود اچھے برے کی تمیز نہیں کر سکیگی یہی سمجھنے لگ جائیگی کہ جو کچھ ماں کہہ رہی ہے۔ اچھا ہے۔ بڑے ہو کر جب اپنے اوپر ذمہ داری پڑے گی۔ تو بھر قوت موازنہ نہ ہونے کے باعث شکوک میں پڑ جائیگی جس کا نتیجہ سوائے ناکامی کے کچھ نہیں ہوگا ؂

دعا

اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو ان پر چلنے اور سمجھنے کی توفیق دے۔ نیز عاجزہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ کہ ہر دو مضامین کا سلسلہ (حفظان صحت اور تربیت اولاد) جو مصباح میں شروع کیا ہوا ہے منزل مقصود تک پہنچا سکے اور کماحقہٗ اس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؂ آمین۔

خاکسارہ:۔ مریم بیگم۔ مشرقی افریقہ۔ کاکامری

ایک مظلومہ

بھاونگر (بمبئی) سنکھاز کے ایک متمول زمیندار کو آج بھاونگر کے سشن جج نے اپنی عورت کو ۴ سالی زمانہ پنجرے میں بند رکھنے اور اس کے بعد اس کو ۵ سال تک زنجیروں میں باندھا رکھنے کے الزام میں ۴ سال قید با مشقت اور ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم دیا۔ مسماۃ مونگی بائی شکار ظالم نے جج کے سامنے بیان کیا کہ پنجرہ صرف ۴ فٹ چوڑا تھا اور مجھکو صرف خشک روٹی کے ٹکڑے اور تھوڑا سا پانی ملتا تھا۔ پنجرے میں قید کئے جانے کے ۲ ماہ بعد میرے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس کو بھی میرے ساتھ پنجرے میں ہی رکھا گیا وہ ڈیڑھ سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد میرے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے باندھ دیئے گئے۔ اور مجھے ۵ سال تک اسی حالت میں رکھا گیا۔ میرے والدین کو مجھ سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ آخر کار ریاست کی پولیس نے میری جان بچائی۔ میرے پیر بیکار ہو چکے تھے لہذا مجھ کو میرے والدین کے پاس پلنگ پر ڈال کر پہنچایا گیا ؂

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک عورتوں سے

KHILAFAT LIBRARY

آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے عورت ذات کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ اپنی جائداد کی مالک نہ تھی۔ اس کا خاوند اس کی جائداد کا مالک تھا۔ اسے اس کے باپ کے مال سے حصہ نہ دیا جاتا تھا۔ اپنے خاوند کے مال کی بھی وارث نہ سمجھی جاتی تھی۔ اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو لے کر بیٹھی رہے۔ اور محنت مزدوری کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالے۔ خاوند چاہے ناراض ہو کر اسے کتنا ہی مار پیٹ لے۔ وہ اُف تک نہ کر سکتی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ عورت کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے۔ عورت پر ہر قسم کا ظلم اور جبر روا رکھا جاتا تھا عورت سے اس قدر نفرت تھی۔ کہ لڑکیاں پیدا ہوتے ہی ہلاک کر دی جاتی تھیں :-

KHILAFAT LIBRARY

زنا کی گرم بازاری تھی داماد سے ڈرتے تھے
زمین میں بیگناہ لڑکی کو زندہ دفن کرتے تھے

زندہ لڑکیاں دفن کر دی جاتی تھیں۔ اور ان کی چیخیں ظالم باپ کے دل پر کوئی اثر نہ کرتی تھیں۔ خود بھی عورتیں خاوندوں کے ڈر کے مارے اور خاوند کو خوش کرنے کی غرض سے لڑکیوں کو مار آیا کرتی تھیں :-

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر
تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور
کہیں زندہ گاڑھ آتی تھی اس کو جا کر
وہ گود ایسی نفرت سے کرتی تھی خالی
جنے سانپ جیسے کوئی جلنے والی

مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر عورت کو ذلت اور پستی کے گڑھے سے نکالا۔ اور اسکی عزت اور احترام کو قائم کیا۔ اس کی کھوئی ہوئی عزت اسے دی۔ اسکی ذلت کو عزت کے ساتھ تبدیل کیا۔ اور فرمایا۔ جو شخص لڑکیوں کی اچھی طرح پرورش کریگا۔ تو وہ آتش دوزخ سے اپنے آپ کو حجاب کر لیگا۔ لوگوں کو اکثر یہ تعلیم دیا کرتے تھے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور پھر جہاں جاہلیت اور جلادی کا اتنا زور ہو۔ وہاں جب تک حسن سلوک کا نمونہ نہ دکھایا جائے۔ دوسروں پر کسی طرح بھی اثر نہیں پڑ سکتا۔ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم سرا میں جس قدر ازواج مطہرات تھیں۔ سب کے ساتھ علیٰ قدر مراتب سلوک کیا جاتا تھا۔ اور خدا کی بھی یہی تعلیم تھی کہ اگر تم اپنی بیویوں میں عدل اور مساوات کو قائم رکھو تو ایک سے زیادہ شادیاں کرو۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت جس کو بیان کرنے کے بعد حضور کی طاقت گویائی جاتی رہی۔ یہ تھی الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم لا تکلفوھم واتقوا اللہ فی النساء و تسلیم فانھن عوان فی ایدیکم اخذتموھن بامانۃ اللہ۔ (یعنے نماز کو ہرگز ترک نہ کرنا)

اور جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں۔ ان کو ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف

ہرگز نہ دینا۔ جن کی طاقت اللہ کی طرف سے تمہیں دی گئی ہے (یعنے لونڈیوں کو ناقابل برداشت تکلیفیں نہ پہنچانا۔ اور عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ وہ تمہارے ہاتھوں میں اسیر ہیں۔ تم نے ان پر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے عہد سے قبضہ کیا۔ یعنی نکاح ؛

حضرت ابو ہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عورتوں کے حق میں مجھ سے اچھی طرح وصیتیں حاصل کرو۔ بیشک یہ عورتیں پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہیں۔ مگر عورت درست ہو سکتی ہے۔ تو صرف حُسن سلوک سے یہی ایک تدبیر ہے جس کے ذریعہ سے عورت مسخر و مطیع بنائی جا سکتی ہے۔ اور اس کا دل خوش کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس کے برخلاف اگر ترش روئی یا غصہ سے کام لے کر عورت کو ملول کیا جائے۔ اور یہ خواہش کی جائے۔ کہ اس تدبیر سے عورت فرمانبردار ہو جائیگی تو غلطی ہے۔ فرمایا کہ عورتوں کے حق میں اچھی باتوں کی وصیت (جو میں کیا کروں) قبول کر لیا کرو۔

وہ تھا فرش زمیں پر رشک چرخ چنبریں ہو کر
وہ آیا تھا جہاں میں رحمۃ للعالمیں ہو کر

خاکسار:۔ معصومہ خاتون بنت قاضی محمد حنیف صاحب
ضلعدار نہر۔ کشن گڈھ

KHILAFAT LIBRARY

مصباحی بہنیں اپنا فرض پہچانیں
مصباح کیلئے
خریدار مہیا کریں۔ اسکی اشاعت میں اضافہ کریں ؛

ہمارا فرض اسلام کے متعلق

بستر راحت کہاں ان فکر کے ایّام میں
غم سے ہر دن ہو رہا ہے بدتر شبہائے تار

ہر نبی وقت نے اس جنگ کی دی تھی خبر
کر گئے وہ سب دُعائیں با دو چشم اشکبار

وہ زمانہ جس سے تمام نبی آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت فخر موجودات سرور کائنات نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ڈراتے آئے ہیں۔ آج ہماری آنکھوں کے سامنے پورے زور سے ظاہر ہو گیا ہے۔ دشمنان اسلام اسلام کو مٹانے کے لئے اپنی پوری طاقت کے ساتھ متحد ہو کر چاروں طرف سے حملہ آور ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ مذہب جس کی مقدس کتابوں کے اندر یہ شلوک موجود ہیں۔ کہ اگر کوئی غیر مذہب کا آدمی ایک شلوک بھی سُن پائے۔ تو اس کے کانوں میں سیسہ گرم کر کے ڈالا جائے۔ ابھی آج شدھی کا جال لے کر فرزندان توحید کا شکار کر رہا ہے۔ غرضکہ آج اسلام پر سخت مصیبت کا زمانہ گذر رہا ہے ؛

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

ان حالات کو دیکھ کر ہر دردمند اور اسلام سے ہمدردی رکھنے والا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔

ہر طرف سے پڑ رہے ہیں دین احمد پر تبر
کیا نہیں تم دیکھتے قوموں کو اور ان کے وار
کون آنکھیں ہیں جو اس کو دیکھ کر روتی نہیں
کون سے دل ہیں جو اس غم سے نہیں ہیں بیقرار

لیکن یہ نہایت ہی حیرت کا مقام ہے کہ غیر احمدی اصحاب اور بہنوں کو اسلام کی اس بیکسی کا کوئی احساس تک نہیں وہ آئے دن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ لاکھوں کی تعداد میں وہ فرزندان توحید جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اپنے لئے باعث فخر اور مایۂ ناز خیال کرتے تھے۔ آج اوم اوم اور رام رام جپ رہے ہیں۔ مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اور ابھی تک خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کے افعال سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو اسلام کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ آہ! یہ بالکل سچ ہے :۔

شب تاریک بیم خوف قوم ما چنیں غافل
کجا ازیں غم رہوم یارب تا خود دست قدرت را

اس لئے میں اپنی احمدی بہنوں کی خدمت میں درد بھرے دل کے ساتھ عرض کرتی ہوں۔ کہ وہ خدارا اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور اپنے گریبانوں میں اپنے منہ ڈالکر دیکھیں کہ انہوں نے اپنے پاک فرض یعنے دین کو دنیا پر مقدم کروں گی کو کہاں تک پورا کیا ہے۔ اب سستی بہت سے اور غفلت کرنے کا زمانہ گذر گیا ہے۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے ہر فرد کی خدمت میں عرض کرتی ہوں :۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سونا پڑے گا خاک کے سایہ تلے

اپنی مصباحی بہنوں کی آگاہی کے لئے میں وہ مکالمہ جو آریہ سماجی بہنوں اور میرے درمیان ہوا ہے۔ قلم بند کر کے روانہ کرتی ہوں۔ تاکہ میری احمدی بہنوں کو اس بات کا پتہ لگ جائے۔ کہ آج ہماری ملکی بہنیں کس تن دہی اور جانفشانی کے ساتھ اپنے دین کو اکناف عالم تک پھیلانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خداوند کریم میرے اس مقصد کو جس کو لے کر میں یہ مکالمہ لکھکر روانہ کرنے لگی ہوں۔ پورا کرے۔ اور آپ بہنوں کو اشاعت اسلام کا شوق دامنگیر ہو۔ آمین ؎

چند دن کا ذکر ہے۔ کہ میری چند سہیلیاں جو کہ آریہ سماجی اور تعلیم یافتہ ہیں مجھے ملنے کے لئے میرے مکان پر تشریف لائیں۔ میں اس وقت اپنے آقائے نامدار مسیح قادیانی رسول ربانی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک اور مبارک ہاتھوں کی لکھی ہوئی مقدس کتاب کشتی نوح کا مطالعہ کر رہی تھی۔ میری ایک سہیلی نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ یہ ناول مجھے عطا کرو تاکہ ہم بھی کوئی سبق آموز کہانی پڑھ سکیں۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ میرے پاس اتنے پیسے کہاں کہ ہم ناول خرید کر پڑھ سکیں۔ یہ ایک مذہبی کتاب ہے۔ اور ہمارے پیشوائے اعظم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزا غلام احمد رئیس قادیان پنجاب کے اپنے پاک اور مبارک ہاتھوں کی تصنیف شدہ کتاب ہے۔ اس کے بعد اس نے وہ کتاب میرے ہاتھ سے لیکر بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دی۔ تاکہ دوسری سہیلیاں بھی سن سکیں۔ جب وہ تعلیم کے اس حصہ پر پہنچی کہ

"تم خدا کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو

اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک انسانیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ"۔

تو کتاب کو میز پر رکھکر کہنے لگی۔ کہ مجھے قسم ہے اُس پرمیشور کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ یہ تعلیم تمام دوسری تعلیموں پر فوقیت لیجائیگی۔ مجھے اس کتاب کو پڑھکر بڑی خوشی ہوئی ہے۔ لیکن اس بات کا مجھے بڑا قلق ہے کہ اسلام نے گوشت خوری کی تعلیم دے کر مسلمانوں کو درندہ بنا دیا ہے۔ اور مسلم قوم کے اندر رحم کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔

میں نے جواباً عرض کیا۔ کہ دعویٰ بغیر دلیل کے بے حقیقت ہوتا ہے۔ میں سچ سچ عرض کرتی ہوں کہ اگر گوشت خور قومیں دنیا کے اندر نہ پیدا ہوتیں۔ تو رحم نظر ہی نہ آتا۔ اور گوشت خور قوموں کے اخلاق کی نظیر ملنی مشکل امر ہے۔ ملاحظہ ہو پرکاش لاہور رشی نمبر مورخہ ۱۱ر نومبر سنہ ۱۹۱۷ء

جب برہم دہرم کے کارکنوں نے دیکھا۔ کہ دیانند تو ویدوں کی تعریف کرتا ہے۔ اور ویدوں کو الہامی مانتا ہے۔ ان کو برہم سماج میں لیکچر دینے سے روک دیا۔ سوامی جی رتن چند کے باغ میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ اور یہاں سے پورانک پنڈتوں نے کوشش کر کے انہیں ہٹا دیا۔ اس حالت میں جبکہ مہرشی کے پاس کوئی ٹھیرنے کا مکان نہ تھا۔ اور نہ کوئی پرچار کے لئے جگہ تھی۔ ڈاکٹر رحیم خان صاحب نے اپنی کوٹھی جو انارکلی میں واقعہ تھی۔ باوجود اس علم کے کہ سوامی جی اسلام کا بھی کھنڈن یعنی رد کرتے ہیں۔ ان کے حوالے کر دی۔ اسی کوٹھی میں آریہ سماج لاہور کی بنیاد رکھی گئی۔

یہ ہے گوشت خور قوم کا اخلاق اور ہمدردی کا نمونہ۔

اب میں اسی سوامی دیانند جی سبزی خور کی مثال بیان کرتی ہوں۔ تاکہ آپ خود امتیاز کر سکیں کہ حقیقت کس کا ساتھ دیتی ہے۔ ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۶۹

جو وید کے دہرم کو چھوڑ کر غیر مذہب میں پھنس جائے اس کو بغیر تامل کے مار ڈالنا چاہیئے۔ یعنی پہلے مار کر پھر سوچنی چاہیئے۔ یہ سنکر میری سہیلی کوشلیا دیوی کا رنگ فق ہوگیا اور مارے ندامت کے سرنگوں ہوگئی۔ اس کے بعد دوسری سہیلی رام پیاری نے کہا۔ اگر آپ کے ہاں کوئی مہمان آئے۔ اور آپ اس کو کوئی جانور ذبح کر کے کھلا دیں تو صرف ایک وقت کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جانور کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آپ جانور کا دودھ دوھ کر مہمان کے سامنے پیش کریں۔ تو ضرورت بھی پوری ہو سکتی ہے۔ اور جانور کی زندگی بھی بچ جاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ جانور مارنے میں سراسر نقصان ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

میں نے رام پیاری کو مخاطب کر کے کہا کہ میری پیاری سہیلی آپ کا یہ خیال غلط فہمی پر مبنی ہے۔ کیونکہ مسلمان خواہ مخواہ کار آمد اور دودھ دینے کے قابل جانوروں کو ذبح نہیں کرتے۔ ہاں جو جانور ملک اور قوم کے لئے بجائے فائدہ کے بوجھ ثابت ہو۔ اس کو عموماً ذبح کرتے ہیں۔ تاکہ دوسرے جانوروں کی خوراک پر کوئی اثر نہ پڑے۔ چند دن ہوئے آپنے ہی کہا تھا کہ مہاتما گاندھی نے اپنے آشرم واقعہ احمد آباد میں ایک بچھڑے کو ہلاک کروا دیا تھا۔ تاکہ ملک اور قوم کو نقصان نہ ہو۔ اسی طرح سوامی دیانند جی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۶۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔ یہ گم

اراکین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رسان ہوں انکو سزا دیں۔ اور جان سے بھی مار ڈالیں۔ پھر اس کا گوشت خواہ پھینک دیں۔ خواہ کتے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیں۔ یا جلادیں۔ اور اگر کوئی گوشت خود کھائے۔ تو بھی دنیا کا کوئی نقصان نہیں ہوتا۔" اب آپ غور فرمائیں کہ سوامی جی یہاں پر تو اشرف المخلوقات کا گوشت بھی کھانے کی اجازت دیتے ہیں لیکن اسلام نے ہر حالت میں انسان کے گوشت پر حرمت کا فتویٰ دیدیا ہے۔ تاکہ انسان کی عزت برقرار رہے ؛

اس کے بعد تیسری سہیلی سیتا دیوی صاحبہ نے فرمایا کہ اب وقت زیادہ ہو چکا ہے۔ پھر کبھی حاضر خدمت ہو کر تبادلہ خیالات کیا جائیگا۔ اس کے بعد وہ تینوں بہنیں اپنے اپنے گھروں کو چلی گئی تھیں۔ اگر پھر کبھی کوئی گفتگو ہوئی تو انشاء اللہ تعالے قلم بند کر کے روانہ کر دیا کرونگی۔ تاکہ دوسری بہنوں کو بھی واقفیت ہو جایا کرے۔ اور دوسری بہنوں کی خدمت میں بھی عرض کرتی ہوں کہ وہ بھی اپنے اپنے مکالمات یا تجربات سے اپنی مصباحی بہنوں کو آگاہ کر دیا کریں۔ تاکہ مل کر پیغام احمد کو اکناف عالم تک پہنچایا جاسکے۔ ع گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف ؛

الراقمہ :- امۃ اللہ بیگم آف قادیان۔ اہلیہ بابو فتح محمد صاحب احمدی کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی ؛

ولادت پر عطیہ

اللہ تعالےٰ نے میری ہمشیرہ صاحبہ کو اپنے فضل و کرم و رحم کے ساتھ دوسرا فرزند ارجمند عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں چار روپے بھیجتی ہوں کسی غریب بہن کے نام مصباح جاری کر دیں اور مجھ کو مطلع فرمائیں۔ نیز میں مصباحی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ مولود مسعود کے لئے دعا فرماویں کہ خداوند کریم اسکو دین کا سچا خادم اور جانثار بناوے۔ اور لمبی عمر کرے اور بڑی بڑی برکتیں نازل فرماوے۔ اور دین و دنیا کے سارے احسانات عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار زینت چودہری

لجنہ اماء اللہ قادیان کا ایڈریس

اور

مس ہلما ایت بڈ کی طرف سے اس کا جواب

یہ ترجمہ ہے اس ایڈریس مبارکباد کا جو لجنہ اماء اللہ قادیان نے ۲۳ مئی ۱۹۲۹ء کو ایک ٹی پارٹی میں مس ہدایت بڈ صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا :-

ہماری پیاری دینی بہن! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم ممبران لجنہ اماء اللہ خوشی کے گہرے اور مخلصانہ احساسات کے ساتھ آپ کو اپنے درمیان خوش آمدید کہتی ہیں۔ مغربی ممالک کے درمیان اشاعت اسلام کے واسطے جو سرگرمی اور جوش آپ سے ظاہر ہوتا رہا ہے۔ اس کی خبریں ہمارے واسطے بہت خوشی کا موجب ہوتی رہی ہیں ؛

شہر ایمسٹرڈم میں آپ نے ہمارے مبلغین کے لیکچروں کا انتظام کر کے ان کی امداد فرمائی۔ خطوط اور مضامین کے ذریعہ سے آپ نے اس ملک کے اخبارات میں اسلام کی امداد میں چستی سے کام کیا۔ آپ نے اپنے خرچ سے مفید رسالے چھاپ کر اپنے اہل وطن کو اسلام کے متعلق روشنی بہم پہنچائی۔ مرکز سلسلہ کے ساتھ آپ نے باقاعدہ خط و کتابت جاری رکھی۔ تاکہ ہماری جماعت کے مبارک امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات حاصل ہوتی رہیں ؛

آپ کو خدا تعالےٰ نے یہ یگانہ عزت عطاء کی کہ آپ

مطبع غلام حسن صاحب سعید نوش مکر دار الفضل قادیان ؛ ایڈیٹر ...

ملک ہالینڈ میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے میں سب سے اول ہیں۔ اور اہل ڈچ میں سے آپ پہلی شخصیت ہیں جو ہمارے ہزار ہا میل کے لمبے اور تکلیف دہ سفر کو برداشت کرکے سلسلہ احمدیہ کے مرکز کو آکر دیکھا ؛

درحقیقت ہمیں آپ کو مبارکباد دینی چاہیئے کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے خود ایک شاہد بنی ہیں۔ وہ پیشگوئی جو الہام الٰہی میں دی گئی ہے۔ یہ ہے کہ لوگ دنیا کے ہر حصے سے قادیان میں آئیں گے ؛

پس آپ کو اپنے درمیان دیکھ کر ہمیں بڑی خوشی حاصل ہوئی ہے۔ اور ہماری دلی امید ہے۔ کہ قادیان میں جو سچی زندگی کا بہشتی چشمہ اللہ تعالیٰ نے جاری کر دیا ہے۔ اس سے نہ صرف آپ ہی سیراب ہوں گی۔ بلکہ علاوہ اس کے ہماری لجنہ کے کاروبار میں گہری دلچسپی لینگی۔

اس وقت اتنا موقع نہیں کہ ہم اس نازک کام کو پوری طرح بیان کر سکیں۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ بہت جلد آپکو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ تاہم اتنا کہنا چاہتی ہیں۔ کہ یہ کام درحقیقت بہت ہی مشکل ہے۔ جماعت کے بہت سے مختلف فرائض کو ادا کرنے میں حصہ لینے کے علاوہ ہمارا یہ بھی کام ہے۔ کہ آئندہ آنے والی نسلوں کی تعلیم اور تربیت کا انتظام کریں اور ہمیں امید ہے کہ اس معاملہ میں آپ ہماری پورے طور سے امداد کرینگی۔ ہم اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ ہمارا کام ایسا مشکل ہے۔ جیسا کہ پہاڑ پر چڑھنا اور ہماری مشکلات بظاہر ناقابل حل ہیں۔ لیکن ان دقتوں سے رک جانا ایک بزدل آدمی کا کام ہے ؛

ممالک یورپ میں بھی جہاں ہر قسم کے آرام مہیا ہیں۔ اور لوگوں کی تمام ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں۔ وہاں بھی اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر ایک قسم کے ابتدائی کام میں لازماً بے چینی اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہمیں پوری صداقت کے ساتھ اس امر کا اظہار کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ شائد ابتداء میں آپ کو کئی ایک جسمانی تکالیف۔ مالی مشکلات اور دیگر غیر معلوم دقتیں پیش آئینگی۔ جو کہ سلسلہ کے جوشیلے کارکنوں کو ابتداء میں پیش آتی ہیں۔ اس ملک کی آندھیوں مچھروں اور تیز گرمی کے برداشت کرنے کی آپ عادی نہیں ہیں۔ جن مضر صحت طریقوں میں یہاں کے لوگ زندگی بسر کرتے ہیں۔ انکو مغربی ممالک کے لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ ایسی مشکلات بعض دفعہ ایک ذہین آدمی کو بھی گھبرا دیتی ہیں۔ اور اس حالت میں ایک ظاہر بین انسان جلدی سے غلط نتائج پیدا کر کے اپنے آپ کو نقصان پہنچا لیتا ہے۔ دانا آدمی کو چاہیئے۔ کہ کوئی ایسی رائے قائم نہ کرے۔ جس کو عقل اور تجربہ فوراً گر دے۔ ہم اس لئے اس امر کا اظہار کرتی ہیں کہ ہمیں یقین ہے کہ جب کوئی شخص غلط رائے ایک دفعہ قائم کر لیتا ہے۔ تو وہ رائے اس شخص کو ان عجیب موقعوں سے محروم کر دیتی ہے۔ جو انسانی زندگی میں ایک انسان کے سامنے پیش آتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم امید کرتی ہیں۔ کہ آپ جیسا پر روشن انسان جو اتنی دور سے یہاں آیا ہے۔ اپنی کشتی کو ان خطرناک چٹانوں سے بچا کر چلائیگا۔ جو مصیبت اور تباہی کا موجب ہوتی ہیں۔ بلکہ ہر ایک موقعہ کو ایسی صحت اور عمدگی سے اخذ کریگا۔ کہ بالآخر آپ کا وجود سلسلہ کی مرکزی مشنری کے واسطے ایک بیش بہا اور نہایت ضروری عضو

KHILAFAT LIBRARY

بن جائیگا جس سے کہ پیچھے رہنے والی کمزور قومیتیں ترقی کریں گی۔ اور اس سے تمام بنی نوع کو ایک نئی زندگی حاصل ہوگی۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ لیکن ہماری پیاری بہن آپ یاد رکھیں کہ اس سے بھی بڑھکر آپ کے لیئے جزائے خیر خدا کی طرف سے ہوگی۔ بشرطیکہ آپ استقلال سے کام لیں۔ ہم خدائے قادر سے دعا کرتی ہیں کہ وہ ہمیشہ آپ کی امداد کرے۔ اور امن انصاف اور راستی کی راہ پر آپ کو چلائے

والسلام ۔ ممبران لجنہ اماء اللہ قادیان ٭

ترجمہ جواب اڈریس از جانب مس ہلڈا ابت صاحبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میری پیاری دینی بہنو! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جن مہربانی کے الفاظ سے آپ نے مجھے خطاب کیا ہے۔ ان سے میرے دل پر بہت اثر ہوا ہے۔ اور میں ممبرات لجنہ اماء اللہ کا اس خوش آمدید کے واسطے دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جو کہ انہوں نے مجھے دی ہے ٭

میں اللہ تعالیٰ کی شکر گذار ہوں کہ اس نے مجھے قادیان پہنچنے کی توفیق عطا کی۔ وہ قادیان جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زندگی بسر کی۔ اور دنیا کو خالص صحیح اسلام پہنچایا۔ وہ قادیان جہاں بہت سے مقدس مسلمانوں نے زندگی بسر کی ہے۔ اور اب بھی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور جہاں کی فضا تقدس اور تقوٰی سے پُر ہے۔

کولمبو سے لے کر قادیان تک سارے راستے میں مجھے جو صاحبان ملے انہوں نے میرے ساتھ مہربانی اور محبت کا سلوک کیا۔ مگر وہ مہربانی قادیان میں ایک اعلیٰ مقام پر پہنچ گئی۔ اور ریلوے سٹیشن پر جو میرا شاندار استقبال کیا گیا وہ مجھے کبھی عمر بھر نہ بھولیگا۔ بیگمات کا پلیٹ فارم پر جمع ہونا شرفاء کی لمبی قطاریں۔ سکاؤٹس طالب علموں کا اھلاً و سھلاً و مرحبا بلند آواز سے کہنا۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک تمام طلباء کا سلام کا نعرہ لگانا یہ سب ایسی باتیں ہیں جنہوں نے میرے دل پر گہرا نقش کیا ہے۔ اور ان کا خیال اب بھی میرے دل میں خاص احساسات کا جوش پیدا کر دیتا ہے۔ ان تمام باتوں کے واسطے میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی مشکور ہوں۔ اور سب سے اوّل میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مشکور ہوں جنہوں نے مہربانی کر کے مفتی صاحب کو اتنی دور کولمبو بھیجا۔ تاکہ وہ مجھے قادیان لے آویں۔ اور ساتھ ہی میں مفتی صاحب کی مشکور ہوں کہ انہوں نے میری خاطر اتنا لمبا سفر اختیار کیا۔ اور اس سارے لمبے سفر میں مجھے ہر طرح سے آرام پہنچایا۔

سچ تو یہ ہے۔ کہ میں ان مہربانیوں کی مستحق نہیں ہوں مگر میں خدا سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے مستحق بنا دے۔ آپکو معلوم ہے۔ کہ میرا یہ ارادہ ہے۔ کہ میں سلسلہ کے مرکز قادیان میں رہ کر اپنے مذہب کا پورے طور پر مطالعہ کروں۔ اور خدا کی مدد سے ایک سچی مسلمہ کی کامل زندگی پورے طور پر اختیار کروں ٭

میری خوشی ہوگی۔ اگر آپ مجھے لجنہ اماء اللہ کی ممبر بننے کی اجازت دیں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہوسکیگا۔ میں ان تمام فرائض کو ادا کروں گی۔ جو میرے سپرد کئے جائیں گے ٭

جن مشکلات کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ ان میں سے بعض کا میں تجربہ

کرچکی ہوں۔ اور دوسروں کا بھی مجھے تجربہ کرنا ہوگا۔ مگر میں جانتی ہوں۔ کہ اس زمین پر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے۔ جہاں کامل خوشی حاصل کی جاسکے۔ اور کوئی مشکلات۔ اور تکالیف پیش نہ آویں ؛

KHILAFAT LIBRARY

اگلے دن میں احمدیہ بورڈنگ ہوس کے اس کمرہ کے پاس سے گذر رہی تھی۔ جس میں سماٹری طالب علم رہتے ہیں اور کھڑکی میں سے میری نگاہ ان الفاظ پر پڑی جو ڈچ زبان میں سماٹری طلباء نے دیوار پر موٹے حروف میں لکھے ہوئے ہیں۔ ان کا معنے یہ ہے۔ ہر جا کہ گل است خار است۔ یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ نہایت خوبصورت گل گلاب جسکی خوشبو ہمیں خوشی پہنچاتی ہے۔ اور جس کا نظارہ آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ کچھ کانٹے لگے ہوتے ہیں۔ ایسا ہی قادیان کی مبارک زمین جس کو میں زمین پر ایک بہشت سمجھتی ہوں۔ مشکلات اور تکالیف سے خالی نہیں ہوسکتی۔ میں خدائے قادر سے دعا کرتی ہوں۔ کہ وہ مجھے توفیق دے کہ قادیان میں جس قدر نیک باتیں ہیں۔ میں ان سب سے فائدہ حاصل کروں۔ اور صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کروں جو میرے حصہ میں آویں۔ ایک اور بات کی میں آپ سے خواستگار ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ میں یہاں اجنبی ہوں۔ میری تعلیم و تربیت ایک ایسے ملک میں ہوئی ہے۔ جہاں کے حالات اور فضاء یہاں سے بالکل مختلف تھے۔ اس ملک کے رسم و رسوم سے میں ناواقف ہوں۔ اور ممکن ہے کہ ان چند روزوں میں بھی مجھ سے ایسے افعال سرزد ہوئے ہوں۔ جو آپ لوگوں کے رسم و رواج کے خلاف ہوں۔ اور کسی کی دل آزاری کا باعث ہوئے ہوں۔

میری درخواست آپ سے یہ ہے کہ میرے ساتھ عفو اور نرمی کا برتاؤ کریں۔ اور یہ یقین رکھیں۔ کہ مجھ سے اگر کوئی غلطی ہوئی۔ تو اس وجہ سے نہ ہوگی۔ کہ میں آپکی ناراض کرنا چاہتی ہوں۔ بلکہ اس وجہ سے ہوئی ہوگی۔ کہ میں آپ لوگوں کے رسم و رواج سے ناواقف ہوں۔ یا ان کو پورا کرنے کے ناقابل ہوں۔ اس جواب کو ختم کرنے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ میں اپنی پیاری بہنوں کا اس تحفہ کے لئے بھی شکریہ ادا کروں۔ جو کہ انھوں نے چند سال ہوئے مجھے ہالینڈ بھیجا تھا۔ یعنے برقعہ یہ تحفہ اب میرے پاس قادیان میں موجود ہے۔ لیکن ایسی گرمی میں جو آجکل ہے۔ مجھے اس کے پہننے سے گھبراہٹ ہوتی ہے کیونکہ میں ایک سخت سرد ملک سے آرہی ہوں۔ جب یہ گرمی ختم ہوگی۔ اور ٹھنڈک پڑیگی۔ تو میں اس برقعہ کا استعمال کرسکوں گی۔ تاہم سردست میں اپنی ٹوپی کے اوپر سے نقاب پہنتی ہوں۔ جس سے برقعہ کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔

مجھے یہاں آئے ہوئے ابھی چند روز ہوئے ہیں لیکن ان دنوں میں یہاں کی آب و ہوا اور حالات کو جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ اس سے مجھے یقین ہوگیا ہے۔ کہ میں قادیان میں خوشی سے زندگی بسر کر سکوں گی۔ آخر میں میں پھر آپ کی دعاؤں اور محبانہ الفاظ کا شکریہ ادا کرتی ہوں ؛

آپ کی اسلامی بہن :- ہدایت

خواتین جماعت احمدیہ انبالہ

جیسا کہ سب بہنوں کو معلوم ہے۔ شہر انبالہ میں ہماری انجمن لجنہ اماء اللہ گذشتہ چند ماہ سے قائم ہو کر کئی جلسے بھی ہو چکے ہیں۔ گو ہماری اس انجمن کا بنانا اہلیہ صاحبہ برج صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ جس کے لئے ہم سب بہنیں آپ کی مشکور ہیں۔ یہ محترمہ بی بی شریفہ صاحبہ کی محبت کا عملی ثبوت ہے۔ جو آپ کو سلسلہ احمدیہ اور احمدی بہنوں کے ساتھ ہے۔ لیکن اہلیہ صاحبہ ملک صاحب نے بھی ہماری انجمن کو ترقی دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آپ نے کئی دفعہ اپنی کوٹھی پر بڑی خوشی اور محبت سے سب بہنوں کو کئی بار جلسہ کرنے کے لئے بلا کر ان کی عزت اور حوصلہ افزائی فرما کر اپنی محبت کا بہت بڑا ثبوت دیا۔ آپ سب بہنوں سے محبت سے ملتی رہی ہیں۔ اور سب بہنوں کو گرویدہ بنا لیا۔ جس کی وجہ سے میں آپ کے اچھے اخلاق کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ آپ کو جماعت احمدیہ اور احمدی بہنوں سے جو محبت ہے۔ اس کا عملی ثبوت بھی وقتاً فوقتاً مالی قربانی اور ایثار کے رنگ میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ قیمتی سے قیمتی اور دل پسند زیور خدا کی راہ میں دینے کے لئے ہر وقت تیار پایا۔ تھوڑے دن ہوئے۔ آپ نے اپنا نہایت عمدہ گلوبند ۳۰ ۷ روپے کی قیمت کا خاص چندے میں دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جماعت احمدیہ کی محبت اور دین و دنیا میں اور بھی ترقی دے۔ اور تمام مرادیں اپنے فضل و کرم اور خاص رحم سے پوری کرے۔ ہر دو بہنوں کی موجودگی یہاں کی جماعت کی بہنوں کے لئے باعث عزت اور فخر تھی ؏

KHILAFAT LIBRARY

ابھی ہماری انجمن کو قائم ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا۔ کہ اہلیہ صاحبہ ملک صاحب کا یہاں سے کیتھل تبادلہ ہو گیا۔ میں نے جب یہ خبر سنی۔ مجھے بہت قلق ہوا۔ اور ایسا ہی ہماری جماعت کی چھوٹی بڑی سب بہنوں کو یہ خبر معلوم ہو کر افسوس ہوا۔ اور ایک بہن نے دوسری بہن سے افسردگی کے لہجے میں کہا۔ کہ افسوس ہے۔ کہ آپ کو یہاں آئے ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا۔ کہ آپ کا تبادلہ بھی ہو گیا۔ میری معزز بہنیں بہت سی عورتیں اپنے خاوندوں کے ساتھ تبدیل ہو کر یہاں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں۔ جن کے آنے اور جانے کا کسی کو پتہ بھی نہیں ہوتا ؏

یہاں تو خدا کے فضل کے ماتحت اس زمانے کے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت اور طفیل سے ایک بہن کا دوسری بہن کے ساتھ روحانی تعلق ہے۔ جو تمام دنیاوی سے بڑھ کر تعلق ہے۔ پھر آپ کے یہاں سے جانے کا کیوں جماعت کی سب بہنوں کو صدمہ نہ ہوتا۔ کاش! ملک صاحب یہاں ڈپٹی کمشنر ہو کر دوبارہ تشریف لاویں۔ اس وقت میں یہ عرض کرنے کی بھی جرأت کرتی ہوں۔ کہ جناب ملک صاحب جب پہلے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ اپنی کوٹھی پہ امیر جماعت احمدیہ سے فرمایا تھا۔ کہ اگر کوئی جگہ مناسب ہووے۔ تو مسجد بنوا دیں۔ یہ سن کر ہم سب بہنیں اور بھائی

خوش ہو رہے تھے۔ کہ آپ کا تبادلہ ہو گیا۔ میں جماعت کی طرف سے التماس کرتی ہوں۔ کہ آپ ہماری درخواست پر مناسب جگہ ملنے پر آپ یہ وعدہ ملک صاحب کو یاد کرا دیگی میں پہلے عرض کر چکی ہوں۔ کہ آپ کا وجود یہاں کی جماعت کی بہنوں کے لئے باعث عزت اور فخر تھا۔ جماعت کی سب بہنوں کو آپ کے یہاں سے جانے کا قدرتی طور پر افسوس ہونا ضروری تھا۔ آخر مجبوری ہے۔ کسی کے بس کی بات نہیں۔ ملازمت کی بات ہے۔ حکم کی تعمیل کرنی پڑتی ہے۔ خدا آپ کو وہاں بھی خوش و خرم رکھے۔ اور ہم سب بہنوں کو آپکے اچھے اخلاق سے اُمید ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں گی۔ ہم سب بہنوں کی یاد دل میں تازہ رکھتے ہوئے دعاؤں میں یاد فرمائینگی۔ آخر میں دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو ہر دینی و دنیاوی ترقی دیوے۔ اور اپنے فضل و کرم اور رحم سے آپ کی سب اُمیدیں پوری کرے۔ آمین ٭

بی بی عزیزہ بیگم اسسٹنٹ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ انبالہ

الفضل کا خاتم النبیین نمبر شائع ہو گیا

خوشی کی بات ہے کہ ۲ جون کے ان جلسوں کے موقعہ پر جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کرنے کے لئے کئے جا رہے ہیں۔ الفضل کا خاتم النبیین نمبر بڑی شان سے نکل آیا۔ مضامین لکھنے میں خواتین جماعت احمدیہ نے بھی کافی حصہ لیا ہے۔ ان کی یہ فرض شناسی قابل تعریف ہے۔ امید ہے وہ دین کے معاملات میں اسی طرح بیش از بیش حصہ لیتی رہینگی ٭

علمی سوالات

KHILAFAT LIBRARY

۱۔ کوری صراحی میں پہلے چند ہفتے پانی خوب ٹھنڈا رہتا ہے۔ مگر بعد میں وہ ٹھنڈا کیوں نہیں رہتا ٭

۲۔ یہ کیا وجہ ہے کہ ہماری دو آنکھیں ہیں۔ مگر چیزیں ہم کو ڈبل دکھائی نہیں دیتیں ٭

۳۔ چادر اگر گیلی ہو۔ اور اس کو اکٹھا کر کے رکھا جائے تو جلدی نہیں سوکھتی۔ ہاں اگر پھیلا دیا جائے۔ تو جلدی سوکھ جاتی ہے۔ دلیل دو ٭

۴۔ کیا وجہ ہے۔ کہ موسم گرما میں اگر جسم پر پسینہ ہو تو (ا) پنکھا کرنے سے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے (ب) اگر پسینہ نہ ہو۔ تو وہی ہوا گرم لگتی ہے۔ اس فرق کی کیا وجہ ہے۔ جبکہ کمرے کی ہوا کا درجہ حرارت ایک ہی ہے۔

خاکسار احمدی ڈاکٹر۔ مشرقی افریقہ ٭

درخواست دعا جملہ مصباحی احمدی بہنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ عاجزہ کے بھتیجے بابو فضل احمد صاحب جو کہ کوئٹہ میں بعارضہ نمونیا دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کو جلد از جلد صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار اصغری بیگم دختر مولوی سراج الحق صاحب سیکرٹری ڈیوال

دعائے صحت میری والدہ ماجدہ گذشتہ ہفتہ سے فالج کے مرض میں مبتلا ہیں۔ مہربانی فرما کر سب بہنیں دردِ دل سے دعا کریں۔ خدا تعالیٰ مریضہ کو شفاء دے۔

خاکسار فاطمہ بیگم بنت مولوی محمد سعد الدین صاحب کشمیری مرحوم سکندر آباد دکن۔

(بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)